

18۔ دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے؟

مرزا اسد اللہ خان غالب

(1829-1892)

ابتداء کی حالات:

اصل نام اسد اللہ خاں اور حقیقتاً غالب تھا۔ آپ آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مرزا عبد اللہ بیگ تھا۔ غالب کی عمر پانچ برس تھی کہ ان کے والد ایک لڑائی میں مارے گئے۔ والد کے انتقال کے بعد مرزا کی پرورش ان کے چچا نصر اللہ بیگ کے سپرد ہوئی تھی جو انگریزی فوج میں ملازم تھے۔ وہ بھی جلد ہی انتقال کر گئے تو یہ لہنی والدہ کے ساتھ دلی آ گئے۔ بچپن میں انھوں نے شیخ معظم سے تعلیم حاصل کی۔ بعد میں انھوں نے عبد الصمد سے فارسی میں مہارت حاصل کی۔ دلی میں تیرہ برس کی عمر میں ان کی شادی نواب الہی بخش معروف کی بیٹی سے ہوئی۔

مرزا غالب کو پنشن ملتی تھی جس کے اضافے کے لیے انھوں نے کلکتے کا سفر بھی کیا، مگر اس میں اضافہ نہ ہوا۔ چنانچہ معاشی تنگدستی کی وجہ سے ۱۸۵۰ء میں بادشاہ کی ملازمت اختیار کی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی وجہ سے پنشن بھی بند ہو گئی اور شاہی ملازمت بھی جاتی رہی۔ نواب یوسف علی خاں والی رام پور نے سو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر کیا جو تاحیات انھیں ملتا رہا۔ عمر کا آخری حصہ بیمار یوں میں گزر لیا۔ انھوں نے دلی میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

وسعت نظر:

غالب نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کی۔ اردو شاعری میں ان کا مقام بہت بلند ہے، جسے سب نے تسلیم کیا ہے۔ وہ بہت زیادہ وسعت نظر رکھتے تھے۔ غالب ہر دور کے اہم شاعر ہیں۔ ان کی فنی عظمت کو ہر ایک نے سراہا۔ ان کی ہمہ گیر شخصیت کی طرح ان کی شاعری میں بھی بڑا تنوع اور بوجھلونی پائی جاتی ہے۔ ان کے ہاں موضوعات کا ایک لامتناہی سلسلہ نظر آتا ہے۔ ان کی اردو غزل مضامین کی رہنما تھی، وسعت نظر، تخیل کی بلندی، پہلو دہائی، محلی آفرینی، نادر تشبیہات و استعارات، سب سے بڑا القاد و ترکیب، طنز و عرافت، آفاقیت اور جدت ادا کی بدولت بہت اعلیٰ پائے کی ہے۔ ان کی خصوصیات کی بدولت انھیں اردو شاعروں کی صفِ اولین میں ممتاز جگہ ملی ہے۔

تصانیف:

غالب کی اہم تصانیف میں: ”دیوان غالب (اردو)“ ”دیوان فارسی“، ”گل رحمت“، ”مہر نیروز“، ”دستجو“، ”قاطع برہان“ ”ظائف فیحی“، ”گادر نامہ“، ”محبوب ہندی“ اور ”اردوئے معلیٰ“ شامل ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
نا سمجھ دل	دل ناداں	بیمارض، ناخوش	بیمار
مقصد، مراد	مدعا	محالہ	ماجزا
قربان کرنا	فدا کرنا	شوق رکھنے والا	محقق

غزل کے اشعار کی تشریح

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے

آخر اس درد کی دوا کیا ہے

شعر ۱

تشریح:

غالب کا یہ سادہ سا شعر اپنے اندر معنویت اور فکر انگیزی لئے ہوئے ہے۔ قدرت نے غالب کو فکر اور احساسِ ناچیز خزینہ عطا کیا تھا اسے انہوں نے غزل کے صردان میں بند کر کے کھینچ معنی کا ظلم بنا دیا۔ بلند خیال، تازگ فکر، قدرتِ بیان، فطری شوخی، ظرافت اور حسنِ بیان غالب کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ غالب اس شعر میں اپنے دل سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اے دل! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ محبوب کے جو دستم کے باوجود تو اس کی طرف داری کر رہا ہے تو اپنی نادانی کی وجہ سے مریضِ عشق بن رہا ہے۔ اگر تیرا یہی حال رہا تو پھر تجھ جیسے بیمارِ عشق کا علاج میں کیسے کروں گا۔ اس لئے میری تجھ سے گزارش ہے کہ معشوق کی طرف سے منہ پھیر لے ورنہ میں تہا ویر باد ہو جاؤں گا۔

ظانہ ہے یہی دل کا وہی چلنے وہی چلنے

وہ محفل ہائے جس محفل میں دنیا لٹ گئی لہنی

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار

شعر ۲

درویش	ہزار	صدا
جان	زبان	نذر

7۔ متن کے مطابق درست الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں۔

- (الف) دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے؟
 (ب) مفت ہاتھ آئے تو برا ہے؟
 (ج) یا الٰہی! یہ ماجرا کیا ہے؟
 (د) ہم کو ان سے، وفا کی ہے امید
 (و) کاش پوچھو کہ دعا کیا ہے؟
 (و) جان تم پر نذر کرتا ہوں
 (ز) اور درویش کی صدا کیا ہے؟

8۔ درج ذیل میں سے مذکر اور مؤنث الفاظ الگ الگ کریں۔

دل، صدا، دعا، دعا، ماجرا

مذکر الفاظ: دل، دعا، ماجرا

مؤنث الفاظ: صدا، جان، دعا

الفاظ	معانی	جملوں میں استعمال
دل نادات	نا سمجھ	اے میرے دل نادات! تو اس قدر بے چین کیوں ہے؟
مشاق	چاہنے والا	عاشق ہر وقت اپنے محبوب کا مشاق رہتا ہے۔
بیزار	ناراض، ناخوش	میں ٹی وی دیکھتے بیزار ہو گیا۔
ماجرا	قصہ، معاملہ	یہ ماجرا کب ختم ہوگا؟
مُدعا	مقصد، مراد	ہمیں اپنی تخلیق کا مدعا سمجھنا چاہیے۔
صدا	آواز	موزن کی صدا غور سے سنو۔

- 3۔ اس غزل کے دوسرے شعر میں "مشاق" اور بیزار کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ معنوی اعتبار سے ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایسے الفاظ متضاد الفاظ کہلاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

نادان، دن، نیکی، موت، آزاد

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
نادان	دانا	موت	زندگی
دن	رات	آزاد	غلام
نیکی	بدی		

- 4۔ مندرجہ ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

مشاق، مدعا، وقا، صدا، نثار

جواب: مُشَقّ، مَدْعَا، وَقَا، صَدَا، نَثَار

- 5۔ اس غزل میں قافیے آئے ہیں، انھیں ترتیب وار اپنی کاپی پر لکھیں۔

جواب: قافیے: ﴿ہوا، دوا، ماجرا، مدعا، وقا، صدا، برا﴾

- 6۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
درد	نثار	دوا
مشاق	صدا	بیزار
منہ	دوا	زبان

شعرے میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالب

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

تشریح:

اس شعر میں غالب کہتے ہیں کہ دنیا جو بھی چیز دے اسے لے لو کیونکہ دنیا والے جو کچھ نفرت یا محبت دیتے ہیں اس میں کچھ بھی جج پوچھی خریج نہیں کرنی پڑتی۔ اس لئے اے غالب! جو کچھ تمہارے ہاتھ لگے اسے مت ٹھکراؤ۔ یہی بات وہ اپنے معشوق کو بھی سمجھا دیتا چاہتے ہیں کہ میں تمہاری نظر میں کچھ بھی نہیں ہوں لیکن دوسری طرف یہ بھی تو دیکھو کہ مجھے حاصل کرنے کے لئے تمہیں کچھ بھی محنت نہیں کرنی پڑی رہی، بغیر کوئی قیمت ادائیگی تمہیں مل رہا ہوں اس لئے مجھے قبول کر لو۔

حل مشقی سوالات

1۔ غالب کی غزل کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) شاعر کو کن سے وفا کی امید ہے؟

جواب: شاعر کو اپنے محبوب سے وفا کی امید ہے جو وفا کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

(ب) شاعر نے کسے ناداں کہا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنے دل کو ناداں کہا ہے جو دوسروں کی باتوں پر فوراً اعتبار کر لیتا ہے۔

(ج) کون مشاق ہے اور کون بیزار؟

جواب: شاعر اپنے آپ کو مشاق کہتا ہے اور محبوب کو بیزار کہہ رہا ہے۔

(د) درویش کے لب پر کیا صدا ہے؟

جواب: درویش کے لب پر یہ صدا ہے کہ دوسروں کے ساتھ بھلا کر تیرا خود بخود بھلا ہو گا۔

(ه) غالب نے مطلع میں محبوب کو اپنی کیا قیمت بتائی ہے؟

جواب: غالب نے مطلع میں محبوب کو بتایا ہے کہ میں مفت مل سکتا ہوں۔ یعنی ایک بے کار محبت کرنے والا انسان مطلع بھی مل جائے تو کیا برائی ہے۔

2۔ درج ذیل کے معنی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

دل، ناداں، مشاق، بیزار، ماجرا، صدا

تصانیف:

غالب کی اہم تصانیف میں: ”دیوان غالب (اردو)“ ”دیوان فارسی“، ”گل رحمت“، ”مہر نیروز“، ”دستہو“، ”قاطع برہان“ ”ظائف فیحی“، ”گادر نامہ“، ”محبوب ہندی“ اور ”اردوئے معلیٰ“ شامل ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
نا سمجھ دل	دل ناداں	بیمارض، ناخوش	بیمار
مقصد، مراد	مدعا	محالہ	ماجزا
قربان کرنا	فدا کرنا	شوق رکھنے والا	محقق

غزل کے اشعار کی تشریح

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے

آخر اس درد کی دوا کیا ہے

شعر ۱

تشریح:

غالب کا یہ سادہ سا شعر اپنے اندر معنویت اور فکر انگیزی لئے ہوئے ہے۔ قدرت نے غالب کو فکر اور احساسِ ناچیز خزینہ عطا کیا تھا اسے انہوں نے غزل کے صردان میں بند کر کے کھینچ معنی کا ظلم بنا دیا۔ بلند خیال، تازگ فکر، قدرتِ بیان، فطری شوخی، ظرافت اور حسنِ بیان غالب کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ غالب اس شعر میں اپنے دل سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اے دل! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ محبوب کے جو دستم کے باوجود تو اس کی طرف داری کر رہا ہے تو اپنی نادانی کی وجہ سے مریضِ عشق بن رہا ہے۔ اگر تیرا یہی حال رہا تو پھر تجھ جیسے بیمارِ عشق کا علاج میں کیسے کروں گا۔ اس لئے میری تجھ سے گزارش ہے کہ معشوق کی طرف سے منہ پھیر لے ورنہ میں تہا ویر باد ہو جاؤں گا۔

ظانہ ہے یہی دل کا وہی چلنے وہی چلنے

وہ محفل ہائے جس محفل میں دنیا لٹ گئی لہتی

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار

شعر ۲

یا الہی یہ ماجرا کیا ہے

تشریح: کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

تضادِ عشق میں ایسا مقام آیا تو کیا کرو گے

میں رہ رہا تو اس رہے ہو میں مسکرایا تو کیا کرو گے

اس شعر میں شاعر اپنے محبوب کے دیدار کا حتمی ہے۔ اسی نقطہ کی وضاحت کرتے ہوئے شاعر اس بات کا تقاضا کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ عشق، عاشق اور محبوب کے باہمی تعلقات و رضامندی سے ہی نام پیدا کرتا ہے۔ عشق میں تضاد عاشق کی تہائی کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ غالب بھی یہی بات کہتے ہیں کہ ہمارے اور محبوب کے درمیان قطعی تضاد کیفیت پائی جاتی ہے۔ ہم محبوب کو دل کی گہرائیوں سے چاہتے ہیں اور اس کی خاطر ہر مشکل کو برداشت کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن وہ ہے کہ ہمیں خاطر ہی میں نہیں لاتا۔ ہر وقت بیزار رہتا ہے اور دور رہتا ہے۔

شعر ۳ میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں

کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنے محبوب سے شکایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم تو اپنی تمام تر پریشانیوں بغیر کسی رعایت کی سب سے کہہ دیتے ہو اور غیروں سے ان کا حال دریافت کرتے ہو۔ ہمارے پاس بھی شکوے شکایتوں کے انبار لگے ہوتے ہیں جن کو بیان کرنے کے لئے کئی دفاتر درکار ہیں لیکن ہمارا محبوب ہے کہ ہم سے ہماری احوال پرستی ہی نہیں کرتا، وہ میرے دل کی خواہش کا خیال نہیں رکھتا، میری یہ دلی خواہش ہے کہ میرا محبوب میرے حال دل سے آگاہ ہو جو ہم اسے لہتا دکھاتا سکیں۔

فرمت کے تھی جو میرے حالات پوچھتے

ہر شخص اپنے بارے میں کچھ سوچتا ملا

شعر ۴ ہم کو ان سے وفا کی ہے امید

جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنے محبوب کی معصومیت اور لاپرواہی سے نالاں ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ عشق و محبت تسلیم و رضا کا نام ہے لیکن غالب کے محبوب کی فطرت میں بے وفائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ وہ عشق کے اصل مفہوم سے نا آشنا ہے۔

معلوم نہیں کہ عشق کسے کہتے ہیں۔ اس لئے اس سے محبت و وفا کی امید رکھنا بے کار ہے۔ ہمارے محبوب کی ذات ظلم و ستم، جفا اور بے وفائی کا دوسرا نام ہے لیکن ہم ایک سچے عاشق کی طرح ہیں کہ محبوب کی بے وفائی کے باوجود اسے ٹوٹ کر چاہتے ہیں کہ شاید کبھی اس کا دل ہماری طرف مائل ہو جائے اور ہماری امید برآ جائے۔

ہم ان سے حال دل رورو کے کہتے ہیں
وہ ہنس ہنس کے ہم کو دیوانہ کہتے ہیں

شعر ۵

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہو گا
اور درویش کی صدا کیا ہے

تشریح:

ہماری شاعری کی روایت کے مطابق غالب خود کو ایک مثال بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ غالب اپنے محبوب سے کہہ رہے ہیں کہ اگر تو دستور عشق کے مطابق ہم پر التفات نہیں کرتا تو نہ سہی۔ لیکن میں تجھ سے ایک فقیر کی طرح سوال کرتا ہوں کہ میرا دامن محبت کے موتیوں سے بھر دے مجھے خلی ہاتھ نہ بھیج۔ یعنی دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے کی روایت کو جاری و ساری رکھ تاکہ اس کے صلہ میں تجھے بھی اچھا اجر ملے۔ شاعر اپنے محبوب کو کسی قسم کی آزمائش میں مبتلا نہیں دیکھنا چاہتا۔ زمانے کی روایات کے مطابق میری معمولی سی تموڑی سی خوشیاں ہی ڈال دے اللہ تجھے اس کا اجر دے گا۔

شعر ۶

جان تم پر غار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا دعا کیا ہے؟

تشریح:

محبت کا پودا قربانی کی کرنوں سے پروان چڑھتا ہے۔ اس شعر میں شاعر اپنے محبوب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے کہ میں زبانی باتوں سے کام چلانے والا نہیں، بلکہ میرے دل میں اپنے محبوب کے لیے بڑی چاہت ہے اور میں اس چاہت کی خاطر اپنی جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔ غالب کہتے ہیں کہ میں محبت میں خود کو اپنی محبوب پر قربان کر دوں گا۔ لیکن یہ دعا ہر گز نہ کروں گا کہ خدا میرے محبوب کو میری طرف مائل کر دے بلکہ اس کی ہر خوشی پر سر تسلیم خم کروں گا۔ میں ایک سچا عاشق ہوں اور ایک سچا عاشق کبھی مرض یار کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا۔ اسی لئے میں بھی اس کی مرضی کے خلاف کوئی دعا نہیں کروں گا لیکن اسے تمام عمر چاہتا رہوں گا۔

شعرے

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالب

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

تشریح:

اس شعر میں غالب کہتے ہیں کہ دنیا جو بھی چیز دے اسے لے لو کیونکہ دنیا والے جو کچھ نفرت یا محبت دیتے ہیں اس میں کچھ بھی جج پوچھی خرچ نہیں کرنی پڑتی۔ اس لئے اے غالب! جو کچھ تمہارے ہاتھ لگے اسے مت ٹھکراؤ۔ یہی بات وہ اپنے معشوق کو بھی سمجھا دیتا چاہتے ہیں کہ میں تمہاری نظر میں کچھ بھی نہیں ہوں لیکن دوسری طرف یہ بھی تو دیکھو کہ مجھے حاصل کرنے کے لئے تمہیں کچھ بھی محنت نہیں کرنی پڑی رہی، بغیر کوئی قیمت ادائیگی تمہیں مل رہا ہوں اس لئے مجھے قبول کر لو۔

حل مشقی سوالات

1۔ غالب کی غزل کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) شاعر کو کن سے وفا کی امید ہے؟

جواب: شاعر کو اپنے محبوب سے وفا کی امید ہے جو وفا کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

(ب) شاعر نے کسے ناداں کہا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنے دل کو ناداں کہا ہے جو دوسروں کی باتوں پر فوراً اعتبار کر لیتا ہے۔

(ج) کون مشاق ہے اور کون بیزار؟

جواب: شاعر اپنے آپ کو مشاق کہتا ہے اور محبوب کو بیزار کہہ رہا ہے۔

(د) درویش کے لب پر کیا صدا ہے؟

جواب: درویش کے لب پر یہ صدا ہے کہ دوسروں کے ساتھ بھلا کر تیرا خود بخود بھلا ہو گا۔

(ه) غالب نے مطلع میں محبوب کو اپنی کیا قیمت بتائی ہے؟

جواب: غالب نے مطلع میں محبوب کو بتایا ہے کہ میں مفت مل سکتا ہوں۔ یعنی ایک بے کار محبت کرنے والا انسان مطلع بھی مل

جائے تو کیا برائی ہے۔

2۔ درج ذیل کے معنی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

دل، ناداں، مشاق، بیزار، ماجرا، صدا

WANT TO DOWNLOAD NOTES OF ANY CLASS?

[Click Me to Download](#)
(I'll Bring You There)



**Top Study World is one of the best notes
providers in Pakistan for FREE!**